ٹی آئی کالج ربوہ کی یاد میں

آیا ہے یاد پھر سے کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے منظر وہی پرانا
کالا گاؤن پہن کے۔ فائل کو ساتھ تھامے — کالج کی چھت پہ جاتے۔ موسم ہو جو سہانا
آنکھوں پہ موٹا چشمہ۔ تن پہ ہے میلی دھوتی — چپٹی سی ناک والا ۔ ننگا ہے پیٹھ شانہ
نام اس کا بابا شادی۔ رکھوالی تھا کام جس کا — کالج میں تھا ٹھکانا۔ شادی کا تھا دیوانہ
آیا ہے یاد پھر سے ۔ کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے۔ منظر وہی پرانا
کانوں میں گونجتی ہے سیٹی شمون کی بھی — کہنے پہ وہ ہمارے گاتا کبھی تھا گانا
انگلش کے پیریڈ میں تھا انتظار اس کا — لیسن کے ساتھ جو کہہ پڑھتا تھا اک فسانہ
کالج کے پرنسپل تھے۔ علی چوہدری محمد — مضطر کہہ تھا تخلص۔ شاعر تھا وہ پرانا
آیا ہے یاد پھر سے کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے منظر وہی پرانا
پیریڈ کیمسٹری میں انصاری تھے غیر حاضر — شاہد سلطان ہی کا سبق سننا پڑا پرانا
عاطف صاحب کا لہجہ اتنا تھا سخت یارو — مشکل بڑا تھا ان سے پہلو بچا کے جانا
وقفے میں جھانکتے تھے ٹکشاپ میں بھی اکثر — ستانے کے بہانے کپ چائے کا پلانا
آیا ہے یاد پھر سے کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے منظر وہی پرانا
اردو کے پیریڈ میں ہوتے تھے سب اکٹھے — پروازی کا ادب سے ناطہ تھا عاشقانہ
کیا خوب تھا زمانہ فکروں سے ناشناسا — اشعار پڑھتے پڑھتے وہ ہونٹ تھر تھرانا
شعر و ادب کی محفل لگتی تھی شام اکثر — ڈاکٹر نصیر خاں کا اس میں تھا آنا جانا
آیا ہے یاد پھر سے کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے منظر وہی پرانا
بھولے نہیں ہیں اب تک ہم لائف ہاسٹل کی — ملتا جہاں نہیں تھا بے وقت ہم کو کھانا
فضل عمر کے نگراں ہوتے تھے حبیب اللہ — شیریں سخن بھی تھے وہ لہجہ تھا مشفقانہ
راتوں کو ایک دوجے سے سٹوریاں بھی سننا — چھاؤں تلے ستاروں کے صحن میں سو جانا
آیا ہے یاد پھر سے کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے منظر وہی پرانا
جاتے تھے دوپہر کو یکو والی نہر میں — پانی میں پھر نہاتے۔ وہ ڈبکیاں لگانا
دریا چناپ پر بھی ہم اکثر تھے آتے جاتے — دن بھر وہاں پہ یارو پھر کشتیاں چلانا
اس طرح اس بہانے چنیوٹ گھوم آنا — دن بھر کو ہار تھک کے مغرب کو لوٹ آنا
آیا ہے یاد پھر سے کالج کا وہ زمانہ — آنکھوں کے سامنے ہے منظر وہی پرانا